تذکارِ بگویہ
جلد اوّل
1650ء —— 1945ء
ڈاکٹر صاحبزادہ انوار احمد بُگوی

غلاظتوں کے باوجود، کارکنوں اور رہنماؤں کے لیے یہ ایک ایسی بھٹی تھی کہ جو اس میں گیا وہ کندن بن کر نکلا۔ تعمیر سیرت اور تکمیل شخصیت کے لیے تین چیزیں اہم ہیں اور یہ جیل میں فراوانی سے دستیاب تھیں :

ا۔ مطالعہ کتب ب۔ علماء و صلحاء کی صحبت و رفاقت

ج۔ تزکیہ نفس اور تحلیل نفسی کے لیے عبادت اور تخلیہ

جیل کا مکتب :

مولانا ضیائی (شمس الاسلام، جولائی 1945ء) لکھتے ہیں :

''اس زمانۂ قید فرنگ میں جہلم اور راولپنڈی کی جیلیں آپ کے لیے مکتب معلومات مذہبی بن گئیں تاریخ اسلام کا بہترین مطالعہ کیا۔ اور سیرت نبویہ کو صحیح طور پر صرف دماغ میں محفوظ ہی نہ کیا بلکہ عشق و محبت کی سرشاری سے شان رسالت کے موضوع پر اپنی بساط کے مطابق عبور (حاصل) کیا۔ اس طرح علوم و فنون کے دروازے وا ہو گئے''۔ (ص 26)

اعلیٰ دینی تعلیم :

بیسویں صدی کی تیسری دہائی کا آغاز مولانا بگوی کا اوائل جوانی تھا۔ تحریک خلافت و ترک موالات اور پھر جمعیۃ تبلیغ و تعلیم الاسلام ضلع شاہ پور میں زبردست خدمات کے دوران مولانا نے محسوس کیا کہ انہیں اعلیٰ دینی تعلیم کا منقطع سلسلہ پھر سے شروع کرنا چاہیے۔ چنانچہ جیل سے رہائی کے بعد حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالویؒ کے مشورے اور رہنمائی سے آپ سیال شریف تشریف لے گئے اور حضرت مولانا معین الدین اجمیریؒ سے تکمیل تعلیم کی۔ جو دارالعلوم ضیا شمس الاسلام سیال شریف میں مقیم تھے اور مدرس اعلیٰ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

مولانا اجمیریؒ کا تعلق علماء کے معروف سلسلہ خیر آبادی سے تھا، جنہوں نے انگریزوں کے خلاف زبردست جدوجہد کی تھی۔ آپ دیوبند سے فارغ التحصیل اور حضرت خواجہ ضیاء الدین ثالث سیالویؒ کے مرید تھے۔ مولانا جمعیت علمائے ہند کے نائب امیر، مجلس احرار اسلام ہند کے نائب صدر اور احرار کی کشمیر موومنٹ کے ناظم رہ چکے تھے۔ (ش 1، اپریل 2001ء ص 7) اپنے دور کے بعض انگریز پسند علماء پر آپ کی علمی تنقید ایک شاہکار خدمت ہے۔ حضرت خواجہ محمد قمر الدین رابع سیالویؒ مولانا اجمیریؒ کے شاگرد تھے وہ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف کے مدرس اعلیٰ اور تعلیمی سرگرمیوں کے نگران رہے۔

قیام سیال شریف:

کل مدت کا توصحیح علم نہیں ہے تاہم قیام سیال شریف کے دوران مولانا ظہور احمد بگوی نے درج ذیل امور سرانجام دیئے:۔

ا۔ حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین ثالث سیالویؒ کی معیت اور مجالست

ب۔ حضرت کی سرپرستی میں روحانی اور دینی اسفار اور مجالس علمی میں شرکت۔

ج۔ حضرت ثالث سیالویؒ کی طرف سے تقاریر اور خصوصی اعلانات بطور نقیب وسیکرٹری

د۔ ماہنامہ شمس الاسلام کی ادارت اور طباعت

س۔ حضرت مولانا معین الدین اجمیریؒ اور حضرت مولانا محمد حسین صدر مدرس دارالعلوم سیال شریف کے پاس تکمیل کتب اسلامی اور دورہ حدیث۔

حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالویؒ دارالعلوم دیوبند میں:

حضرت خواجہ ثالث سیالویؒ خود عالم دین تھے، علم سے محبت کرتے تھے اور علمائے دین کے ساتھ خصوصی تعلق رکھتے تھے۔ ضلع شاہ پور خصوصاً اور پنجاب میں عموماً تحریک خلافت میں حضرت سیالویؒ کی بہت خدمات ہیں۔ 1926ء میں آپ وسطی ہندوستان کے دورے میں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق دیوبند تشریف لے گئے۔ دارالعلوم کے اکابرین، اساتذہ اور طلبہ نے حضرت کا پرجوش استقبال کیا۔ ''ضرب شمشیر'' میں مولانا غریب اللہ ناظم دارالعلوم مجددیہ موضع مانکی تحصیل صوابی ضلع مردان سے مختصر تذکرہ سنیئے:

> ''حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالویؒ (والد مولانا خواجہ قمرالدین سیالویؒ) 1927ء میں دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ دارالعلوم دیوبند میں حضرت خواجہ صاحب کا شاہانہ استقبال کیا گیا اور ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سہارن پور میرٹھ تک احباب آئے۔ خود حضرت مولانا انور شاہ کاشمیریؒ نے سپاسنامہ پیش کیا۔ حضرت خواجہ صاحب کی طرف سے ان کے خادم خاص مولانا ظہور احمد بگویؒ نے جوابی تقریر کی۔ اور بڑی عزت واحترام سے حضرت خواجہ صاحب تین دن دارالعلوم دیوبند میں قیام فرمانے کے بعد واپس تشریف لائے''۔(ص60)

1926ء میں، مولانا محمد ذاکرؒ بانی جامعہ محمدی شریف جھنگ، دارالعلوم دیوبند میں زیر تعلیم تھے۔حضرت